لہٰذا جواب میں کوئی ایسا ابہام نہیں جس سے بیمار دل فائدہ اٹھا سکتا ہو۔ امید ہے تھوڑی سی وضاحت تشفی کے لیے کافی ہو گی۔

☆ والد کے ساتھ بیٹے کی کاروباری شراکت، قرضہ کی موجودگی میں وراثت کی تقسیم؟

جواب: صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ اصلاً کاروبار کا تعلق متوفی سے ہے اور محنت میں بڑا بھائی بھی شریک ہے۔ میت کے کل ترکہ سے اولاً اس کا قرضہ اتارا جائے پھر بڑے بھائی کو اس کی محنت کا معقول معاوضہ دینا چاہیے پھر بقیہ مال ۱/۲ کی نسبت سے لڑکوں اور لڑکیوں میں تقسیم کر دینا چاہیے یعنی فی کس لڑکی کے لیے ایک حصہ اور لڑکے کے دو حصے۔

قرض کی ادائیگی کا تعلق جملہ جائداد سے ہوتا ہے چنانچہ جیسے بھی ممکن ہو ہر صورت قرض ادا ہونا چاہیے اور قرض اُتارنے میں تعاون کرنا تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ کی قبیل سے ہے جو باعثِ اجر وثواب فعل ہے۔ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ترکہ کی میت کی طرف نسبت ایک جیسی ہے اور شادیوں کے اخراجات چونکہ حوائج وضروریات کی قبیل سے ہیں جو کسی شمار میں نہیں آتے لہٰذا ترکہ میں ان کا حساب نہیں ہو گا۔ مرحوم نے اولاد کی شادیوں پر اپنی خوشی سے جو کچھ خرچ کیا اس کے ذمہ دار وہ ہیں اور جو کچھ بعد میں شادی پر خرچ ہوا اس کا ذمہ دار خرچ کرنے والا ہے۔ ہاں اگر اس کی بھی ذمہ داری والد نے قبول کی تھی تو پھر ذمہ دار قرار پا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ نیز بہنوں کو چاہیے کہ ربّ العالمین کی تقسیم کے مطابق اپنا حصہ وصول کر لیں اور اگر برضا ورغبت کسی کو کچھ دینا چاہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے۔

☆ میت کا ترکہ ۵ بیٹیوں، ۳ بیٹوں اور شوہر میں کس طرح تقسیم ہو گا جبکہ والدہ کی وفات کے بعد ایک بیٹی کی بھی وفات ہو چکی ہے۔ اس بیٹی کا ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا؟

جواب: ورثاء کے شرعی حصص ملاحظہ فرمائیں: کل حصص: ۴۴

شوہر	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکا	لڑکا	لڑکا
۱۱	۳	۳	۳	۳	۳	۶	۶	۶

پانچ بیٹیوں سے ایک بیٹی جو مرحومہ کے بعد فوت ہوئی، اس کی وراثت کا حق دار صرف باپ ہے (جو میت کا شوہر ہے) کیونکہ باپ کی موجودگی میں بھائی اور بہنیں وراثت سے محروم ہوتے ہیں۔

☆ سوال: مسند احمدؒ کی اس روایت کے بارے میں مفتیانِ کرام ومحدثین عظام کیا فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا زيد بن الحباب حدثني حسين ثنا عبد الله بن بريدة، قال: دخلت أنا وأبي على معاوية فأجلسنا على الفرش ثم اتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبي ثم قال ماشربتُه منذ حرّمه رسول الله